روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 5 مئی 2014ء 5 رجب 1435 ہجری 5 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 101

رحمت اتم

تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمت اتم ہے
کیوں کر ہو حمد تیری کب طاقت قلم ہے
تیرا ہوں میں ہمیشہ جب تک کہ دم میں دم ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد13 صفحہ 291)

تعویذ گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمارا کام تو صرف اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا ہے۔ (ملفوظات جلد 5صفحہ505)

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔ (ملفوظات جلد1صفحہ215)

چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ (ملفوظات جلد3صفحہ 361)

صدقات ایسی چیزیں ہیں کہ ان سے دنیاوی منازل طے ہو جاتی ہیں۔ اخلاق فاضلہ پیدا ہو جاتے ہیں اور پھر بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دی جاتی ہے۔ (الحکم 24 فروری 1901 صفحہ 2 کالم نمبر 1)

دولت منداور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ (ملفوظات جلد1صفحہ 367)

انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ (ملفوظات جلد 1صفحہ 466)

وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد 4صفحہ61)

اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ ان کی کنیز کیں نہیں ہیں۔

(اربعین نمبر3روحانی خزائن جلد17صفحہ428)

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔

(الحکم 17جنوری 1905ء صفحہ 3کالم نمبر2)

خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 4صفحہ596)

چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19صفحہ12)

کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19صفحہ 12)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ میٹرک/ ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کیلئے 19 سال ہے۔ جو نوجوان بطور واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں ان کو داخلہ کی تیاری کے لئے درج ذیل باتوں پر خاص توجہ دینی چاہئے۔

1۔ پنجگانہ نماز باجماعت

2۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم درست تلفظ کے ساتھ

3۔ مطالعہ احادیث خصوصاً چہل احادیث، چالیس جواہر پارے

4۔ مطالعہ سیرت حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ

5۔ مطالعہ کتب وملفوظات حضرت مسیح موعود

6۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ Live اور ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے حضور انور کے دیگر پروگرام سننا۔

7۔ حضرت مسیح موعود کے خاندان اور خلفاء سلسلہ کے متعلق واقفیت

8۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت، مجلس خدام الاحمدیہ کی شائع کردہ کتب ''دینی معلومات'' اور ''معلومات'' کا پوری توجہ سے مطالعہ

9۔ مطالعہ روزنامہ الفضل خصوصاً پہلا صفحہ

10۔ ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کا مطالعہ

11۔ ابتدائی عربی زبان سیکھنا، اردو سیکھنا اور اردو بول چال کی مشق کرنا، انگریزی زبان کو بہتر بنانا، کتب یا اخبارات میں سے کوئی حصہ بلند آواز سے پڑھنے کی مشق کرنا۔

12۔ اپنے وقف اور جامعہ میں داخلہ کیلئے روزانہ دعا کرنا۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب

جماعت احمدیہ مالٹا کی سالانہ بک فیئر میں شرکت

اعلیٰ ملکی شخصیات کا وزٹ، لٹریچر کی تقسیم اور حضور انور کی کتاب کی رونمائی

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مالٹا کو مالٹا کے سالانہ نیشنل بک فیئر میں شرکت کی توفیق ملی۔ یہ بک فیئر مالٹا کے دارالحکومت Valletta میں واقع ایک بہت بڑے ہال Mediterranean Conference Centre میں 13 تا 17 نومبر 2013ء جاری رہا۔ امسال جماعتی سٹال گزشتہ سال کی نسبت کافی بڑا تھا اور عربی، انگریزی اور مالٹی زبان میں رکھی گئی کتب کی تعداد پہلے سے زیادہ تھی۔ خاص طور پر مقامی زبان مالٹی میں 24 پمفلٹس و کتب بک سٹال پر رکھی گئی تھیں جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نئی شائع ہونے والی کتاب "World Crisis & the Pathway to Peace" کا مالٹی ترجمہ بھی شامل تھا۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا اور مختلف عناوین کے تحت قرآنی آیات پر مشتمل تیار کردہ Roll-UP Banners بھی display کئے گئے جو لوگوں کی خصوصی توجہ کا باعث بنے۔

بیس ہزار سے زائد لوگ اس بک فیئر کو وزٹ کرتے ہیں جن میں ملک کی نمایاں ادبی، علمی، سفارتی، مذہبی، سیاسی اور حکومتی شخصیات شامل ہوتی ہیں۔

اہم شخصیات کا وزٹ اور تقسیم لٹریچر

صدر مملکت مالٹا مکرم Dr. George Abela صاحب، سابق صدر مملکت مالٹا مکرم Dr. Ugo Mifsud Bonnici صاحب، وزیر تعلیم و روزگار مکرم Evarist Bartolo صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن مکرم Dr. Simon Busuttil صاحب، مکرم Stefan Buontempo صاحب ممبر آف پارلیمنٹ پارلیمانی سیکرٹری برائے ریسرچ، یوتھ اور کھیل، مکرم ڈاکٹر Godfrey Farrugia صاحب وزیر صحت، مکرم George Pullicino صاحب ممبر آف پارلیمنٹ و شیڈو منسٹر فار انرجی، مکرم Alfred Camilleri صاحب فنانس سیکرٹری، مکرمہ Marlene Farrugia صاحبہ ممبر آف پارلیمنٹ، مکرم Joe Cassar صاحب ممبر پارلیمنٹ و شیڈو منسٹر برائے صحت کے علاوہ یونیورسٹی کے پروفیسرز، تھنک ٹینک، سکالرز، سیاست دان اور مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات نے جماعتی بک سٹال کو وزٹ کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں جماعت احمدیہ مالٹا نے مختلف عناوین پر اور لوگوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے سوالات کے مطابق لٹریچر تیار کیا ہے تاکہ مختلف ایشوز سے متعلق لوگوں کو صحیح دین حق کی تعلیمات سے متعارف کرایا جاسکے۔ اس بک فیئر میں 6000 سے زائد کی تعداد میں جماعتی لٹریچر تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔

حضور انور کی نئی کتاب کی رونمائی

اس بک فیئر کے توسط سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کے لئے قرآن کریم کی تعلیمات اور رہنمائی پر مشتمل کتاب "World Crisis & the Pathway to Peace" کے مالٹی ترجمہ کی سات سو کاپیاں بھی تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ نیز اس کتاب کے مالٹی ترجمہ کی باقاعدہ تقریب رونمائی بھی منعقد کی گئی اور اس سلسلہ میں ایک ڈسکشن کا اہتمام بھی کیا گیا جو کہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے ہال کے مختلف حصوں میں سنی گئی۔ لوگوں نے اس ڈسکشن کو بہت سراہا اور لوگوں کی طرف سے بہت اچھی Feedback ملی۔ بعض افراد نے اظہار کیا کہ آج ہمیں معلوم ہوا ہے کہ دین حق قیام امن پر کس قدر زور دیتا ہے اور آج کی ڈسکشن دینی تعلیمات کی ایک نہایت ہی خوبصورت عکاسی تھی۔

اس کتاب سے متعلق ایک بڑا Roll-UP بینر بھی تیار کیا گیا تا کہ لوگوں کی توجہ اس کی طرف مبذول کرائی جاسکے۔ بک فیئر کے آخری دن اس کتاب کے تعارف پر مشتمل ایک مختصر ویڈیو بھی جماعتی سٹال پر دکھائی جاتی رہی۔

اس پروگرام کے توسط سے کئی لوگوں سے نئے روابط بھی ہوئے جن میں سیاسی، سماجی، علمی، ادبی اور صحافتی شخصیات شامل ہیں۔ اسی طرح مالٹا کی مختلف لائبریریوں اور سکولوں سے بھی رابطہ ہوا جن میں سے بعض نے اپنے سکولوں اور لائبریریوں کے لئے جماعتی کتب اور وہاں پر دین سے متعلق گفتگو کی دعوت بھی دی۔

تاثرات

اس بک فیئر کے حوالہ سے چند تاثرات ذیل میں درج ہیں:

مالٹا کے صدر مملکت جب جماعتی سٹال پر تشریف لائے تو بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کیا لوگ کتب لے رہے ہیں۔ جب بتایا گیا کہ لوگ بڑی گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور کتب بھی حاصل کر رہے ہیں تو وہ کہنے لگے مجھے بڑی خوشی ہے کہ لوگ کتب میں دلچسپی لے رہے ہیں۔

مالٹا کے وزیر تعلیم و روزگار مکرم Evarist Bartolo صاحب جماعتی سٹال پر تشریف لائے تو انہوں نے قرآن کریم کی نمائش کی بڑی تعریف کی اور جماعت کی طرف سے گزشتہ سال کی نسبت بڑے سٹال لگانے پر مبارکباد دی۔

مالٹا کے فنانس سیکرٹری مکرم Alfred Camilleri صاحب کو جب جماعتی کتب پیش کی گئیں تو وہ بڑے خوش ہوئے اور کافی دیر تک مختلف موضوعات پر بات کرتے رہے اور کہنے لگے کہ وہ بین المذاہب ہم آہنگی کے قائل ہیں اور کہنے لگے مجھے جماعت سے متعلق جان کر بڑی خوشی ہوئی ہے اور آئندہ حکومتی سطح پر مختلف پروگراموں میں جماعت سے تعاون کے لئے بھی درخواست کریں گے۔

ایک مالٹی عیسائی جب جماعتی سٹال پر آئے اور انہیں قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا تو وہ کہنے لگے آج انہیں ایک عظیم الشان خوشی ملی ہے اور قرآن کریم کا تحفہ میرے لئے بڑا مبارک اور قابل قدر تحفہ ہے۔

ایک خاتون جب جماعتی سٹال پر تشریف لائیں تو وہاں پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سیرت و سوانح پر موجود کتاب کو دیکھ کر بڑی خوش ہوئیں اور کہنے لگیں میں بڑے عرصہ سے حضرت خدیجہؓ سے متعلق کتاب کی تلاش میں تھی اور میری بڑی خواہش تھی کہ آپؓ کی سیرت و سوانح پر تفصیل کے ساتھ مطالعہ کروں اور آج میری دلی خواہش پوری ہو رہی ہے آپ کا بہت شکریہ۔

بک سٹال کو دیکھنے والوں میں سے ایک کثیر تعداد نے جماعت کی قیام امن کے لئے کاوشوں کو کارہائے نمایاں قرار دیا اور اس بات کا برملا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ بین المذاہب مذاکرات کی ترغیب ہی نہیں دیتی بلکہ انہیں عملی جامہ پہنانے میں بہت آگے ہے۔ احمدیت کی یہ کوششیں یقیناً مختلف مذاہب اور ممالک کے لوگوں کے درمیان نفرتوں کو ختم کرنے اور محبت و بھائی چارہ کے قیام کے لئے نہایت مفید ثابت ہوں گی۔

ایک کیتھولک پادری صاحب کو جب جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا تو وہ کہنے لگے کہ آپ امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے جو کام کر رہے ہیں میں اس کی آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ یہ نیک کام جاری رکھیں، اللہ آپ کی مدد کرے۔ آپ کو بہت مبارک ہو۔

دو نوجوان عیسائی ٹیچر جماعتی بک سٹال پر تشریف لائے اور کہنے لگے ہماری خواہش ہے کہ مالٹا میں بھی احمدیت پھیلے تاکہ دین حق کی امن پسند تصویر لوگوں کے سامنے آئے۔ آپ اس عظیم مقصد کے لئے کام کرتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔

'قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کا مقام' کے عنوان پر شائع ہونے والا لیف لیٹ جب لوگوں کو پیش کیا جاتا تو وہ بڑے خوش ہوتے اور سوالات کرتے کہ کیا آپ لوگ حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لاتے ہیں۔ اس پر انہیں بتایا جاتا کہ جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اسی طرح ہم حضرت عیسیٰؑ کو بھی خدا تعالیٰ کا نبی مانتے ہیں۔

بعض خواتین جن میں بعض صحافی بھی شامل تھیں انہوں نے یہ اعتراض کیا کہ اسلام میں عورتوں کو حقوق نہیں دیئے جاتے۔ انہیں بتایا گیا کہ اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے باقاعدہ طور پر عورتوں کو حقوق دیئے ہیں نیز انہیں 'اسلام میں عورت کا مقام' اور 'عورتوں کو آزادی دینے والا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم' مالٹی زبان میں پیش کی گئیں اور بتایا گیا کہ یہ کتب پڑھنے کے بعد یقیناً آپ پر حقیقت واضح ہوگی کہ اسلام بطور دین کے عورت کو بہت حقوق دیتا ہے۔

ایک مالٹی ہمارے بک سٹال پر تشریف لائے اور آکر کہنے لگے کہ آپ نے جو 'دہشت گردی سے متعلق اسلامی نقطہ نظر' اور 'اسلامی جہاد کا حقیقی تصور' کے پوسٹر لگائے ہیں انہوں نے میری توجہ آپ کے سٹال کی طرف مبذول کرائی ہے اور مجھے آپ سے ملکر اور جماعت سے متعلق جان کر بہت خوشی ہو رہی ہے۔ کہنے لگے کہ میں فلسطین میں ہونے والے خودکش حملوں سے متعلق Ph.D کر رہا ہوں اور یہی میرے مقالے کا عنوان ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ اسلام خودکش حملوں کی مذمت کرتا ہے اور قرآن و حدیث میں اس کے خلاف واضح احکامات موجود ہیں، یہ سراسر غیر اسلامی اور غیر شرعی ہیں اور ان سے متعلق کوئی بھی جواز قابل قبول نہیں ہے۔

بہت سارے لوگوں نے جماعت احمدیہ مالٹا کی طرف سے اخبارات میں لکھے جانے والے مضامین کو بہت سراہا اور کہنے لگے جماعت اس سلسلہ میں بہت عمدہ کام کر رہی ہے آپ دین کی صحیح اور خوبصورت تصویر پیش کرتے ہیں اور آپ کے مضامین کو پڑھ کر بہت مزہ آتا ہے اور ہر دفعہ ایک نیا مضمون، ایک نیا انداز اور ایک نئی بات پڑھنے کو ملتی ہے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نہایت نیک ثمرات عطا فرمائے، ہماری جماعت کے اموال و نفوس میں ترقی دے، ہمیں بیعتیں عطا فرمائے اور جلد اس ملک میں غلامان مسیح الزمان کی ایک بہت بڑی جماعت قائم ہو۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 31 جنوری 2014ء)

☆.........☆.........☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم حافظ رانا منظور احمد صاحب

حضرت مسیح موعود کا معرکۃ الآراء انکشاف

عربی ام الالسنہ یعنی زبانوں کی ماں ہے

نیز حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی غیر معمولی تحقیق اور تدقیق

﴿قسط اول﴾

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میں خداتعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا میرے ہاتھ سے خداتعالیٰ (-) کو تمام دینوں پر غالب کردے اور اس جگہ یاد رہے کہ یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔

(تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد15 ص232)

منن الرحمٰن کی تصنیف

اس موعود غلبہ کے وقوع پذیر ہونے کے لئے جس قدر اسباب اور ذرائع درکار تھے وہ اللہ تعالیٰ نے بہم پہنچائے۔اسی ضمن میں دین حق کی عالمگیر فتح کی بنیاد بننے والی نہایت اہم اور انقلاب آفرین حقیقت بھی حضور پر منکشف فرمائی یعنی عربی کا ام الالسنہ ہونا۔قرآن کریم کا ام الکتب ہونا اور مکہ مکرمہ کا ام القریٰ ہونا۔جس کی کسی قدر تفصیل اس مضمون میں پیش کی جارہی ہے اور جس کی بناء پر آپ نے کتاب منن الرحمٰن تصنیف فرمائی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ایک دن جبکہ میں نہایت بیقراری کی حالت میں قرآن مجید کی آیات نہایت تدبر اور فکر اور غور سے پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے معرفت کی راہ دکھاوے اور ظالموں پر میری حجت پوری کرے تو قرآن شریف کی ایک آیت میری آنکھوں کے سامنے چمکی اور غور کے بعد میں نے اسے علوم کا خزانہ اور اسرار کا دفینہ پایا۔میں خوش ہوا اور الحمدللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور وہ آیت یہ تھی...... (سورۃ الشوریٰ 8:42)

اس آیت کے متعلق مجھ پر کھولا گیا کہ یہ آیت عربی زبان کے فضائل پر دلالت کرتی ہے اور اشارہ کرتی ہے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی اور قرآن مجید تمام پہلی کتابوں کی ماں اور یہ کہ مکہ مکرمہ ام الارضین ہے۔

(ملخص منن الرحمٰن از صفحہ 180 تا 184۔روحانی خزائن جلد9 ص6,5)

فرمایا:

اور میں نے دیکھا کہ لوگ دنیا اور اس کی زینت پر گرے ہوئے ہیں اور مذہب حق اور اس کے دلائل کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اس کی زرخالص اور تازگی کو نہیں دیکھتے اور اس طرح کنارہ کرتے ہیں کہ گویا شک میں ہیں اور وہ دراصل شک میں نہیں بلکہ انہوں نے دنیا کو دین پر اختیار کرلیا ہے اپنی نابینائی کی وجہ سے معرفت کی باریک باتوں کو قبول نہیں کرتے اور براہین کے اونچے مقام کو دیکھ نہیں سکتے اور کیونکر دیکھیں انہوں نے تو شیطان کی راہیں اختیار کر رکھی ہیں اور ظلم اور تکذیب پر اصرار کر رہے ہیں اور صادقوں کی راہوں پر چلنا نہیں چاہتے۔سو میں نے جناب الٰہی میں اس غرض سے دعا کرنا شروع کیا تا کہ وہ مجھے ایسی حجت عنایت کرے جو اس زمانہ کے کافروں کو لاجواب کر دیوے اور جو اس زمانہ کے نوجوانوں کی طبائع کے مناسب حال ہو تا کہ میں ان کے کم عقلوں اور عقلمندوں کو ایک عمدہ بیان کے ساتھ ملزم کروں اور تا کہ مجرموں پر حجت پوری ہو۔پس میرے رب نے میری دعا کو قبول کیا اور میری آرزو کو میرے لئے موجود کردیا اور میرے پر میری آرزو کا دروازہ ایسے طور پر کھول دیا جو میرا مدعا تھا اور مجھے نئے اور کھلے کھلے دلائل عطا فرمائے اور یقینی اور قاطعہ دلیلیں عنایت کیں سو اس اللہ کو سب تعریف جو مددگار آقا ہے۔

اور اس مجمل کی تفصیل یہ ہے کہ اس نے زبانوں کی تحقیق کی طرف میرے دل کو پھیر دیا اور میری نظر کو متفرق زبانوں کے پرکھنے کے لئے مدد کی اور مجھ کو سکھلایا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں اور ان کی کیفیت کمیت کی جامع ہے اور وہ نوع انسان کے لئے ایک اصلی زبان اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک الہامی لغت ہے۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد9 ص165)

پس میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس باب میں ایک کتاب تیار کروں اور سچائی کے طالبوں کے سامنے حق کو رکھ دوں اور خلق اللہ پر احسان کروں جیسا کہ خداتعالیٰ نے میرے پر احسان کیا ہے۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد9 ص168)

اس کتاب کی تیاری کے متعلق فرمایا:

اور واضح ہو کہ یہ کتاب قریباً ڈیڑھ مہینہ کی محنت اور کوشش سے ہم نے تیار کی ہے۔ چنانچہ اپریل 1895ء کے کچھ دن گزرے یہ کام شروع ہوا اور مئی 1895ء کو ابھی کچھ باقی رہتا تھا کہ انجام کو پہنچ گیا اور اس محنت کے دنوں میں پورا دن اس کام کے لئے کبھی نہیں لگایا۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ تیسرا یا چوتھا حصہ اس فکر میں خرچ آتا رہا اور اگر تمام روز محنت کی جاتی تو شاید ہفتہ عشرہ تک بھی یہ کام انجام تک پہنچ جاتا۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد9 ص139)

قرآن مجید کی شان اور فضیلت

حضور فرماتے ہیں:۔

”قرآن مجید ایک ایسا لعل تاباں اور مہر درخشاں ہے کہ اس کی سچائی کی کرنیں اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزارہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں اور جس قدر مخالف دین متین کوشش کر رہے ہیں کہ اس ربانی نور کو بجھاویں اسی قدر وہ زور سے ظاہر ہوتا اور اپنے حسن اور جمال سے ہر یک اہل بصیرت کے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور منجملہ ان دلائل اور براہین کے جو اس نے اپنے منجانب اللہ ہونے پر اور اپنے اعلیٰ درجہ کی فضیلت پر پیش کئے ہیں ایک بزرگ دلیل وہ ہے جس کی بسط اور تفصیل کے لئے ہم نے اس کتاب کو تالیف کیا ہے جو ام الالسنہ کے پاک چشمہ سے پیدا ہوتی ہے۔......

اور خلاصہ مطلب اس دلیل کا یہ ہے کہ زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔ پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچتی ہے جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کی فوق العادت کمالات پر اطلاع ہو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خداتعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہی ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ خداتعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف عربی زبان ہی مناسبت رکھتی ہے کیونکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ کتاب الٰہی جو تمام قوموں کی ہدایت کے لئے آئی ہے وہ الہامی زبان میں ہی نازل ہو اور ایسی زبان میں ہو جو ام الالسنہ ہو تا اس کو ہر یک زبان اور اہل زبان سے ایک فطری مناسبت ہو“۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد9 ص129,128)

اشتہار کتاب منن الرحمٰن

اس کتاب کا نام آپ نے منن الرحمٰن (یعنی رحمٰن خدا کے احسانات) رکھا اور اس کے متعلق اشتہار دیا۔

یہ ایک نہایت عجیب وغریب کتاب ہے۔ جس کی طرف قرآن شریف کی بعض پُر حکمت آیات نے ہمیں توجہ دلائی۔ سو قرآن کریم نے یہ بھی دنیا پر ایک بھاری احسان کیا ہے جو اختلاف لغات کا اصل فلسفہ بیان کردیا اور ہمیں اس دقیق حکمت پر مطلع فرمایا کہ انسانی بولیاں کس منبع اور معدن سے نکلی ہیں اور کیسے وہ لوگ دھوکہ میں رہے۔ جنہوں نے اس بات کو قبول نہ کیا جو انسانی بولی کی جڑ خداتعالیٰ کی تعلیم ہے اور واضح ہو کہ اس کتاب میں تحقیق الالسنہ کی رو سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا میں صرف قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو اس زبان میں نازل ہوا ہے جو ام الالسنہ ہے اور الہامی اور تمام بولیوں کا منبع سرچشمہ ہے۔...... سو کامل اور عمیق تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ زبان عربی ہے۔

”اگرچہ بہت سے لوگوں نے ان باتوں کی تحقیقات میں اپنی عمریں گزاریں ہیں اور بہت کوشش کی ہے جو اس بات کا پتہ لگاویں کہ ام الالسنہ کون سی زبان ہے مگر چونکہ ان کی کوششیں خط مستقیم پر نہیں تھیں اور نیز خداتعالیٰ سے توفیق یافتہ نہ تھے اس لئے وہ کامیاب نہ ہوسکے اور یہ بھی وجہ تھی کہ عربی زبان کی طرف ان کی پوری توجہ نہ تھی بلکہ ایک بخل تھا۔لہٰذا وہ حقیقت شناسی سے محروم رہ گئے“۔

(ضیاء الحق۔روحانی خزائن جلد9 ص320,250)

اشتہار کے اس حصہ میں حضور نے مغربی ماہرین السنہ کی شبانہ روز جدوجہد اور اس بارہ میں محنت شاقہ برداشت کرنے نیز ان کی ناکامی کی وجوہات کو خلاصۃً بیان فرمایا ہے۔ جس کی تفصیل الگ مضمون کی متقاضی ہے تاہم ان کی مساعی کا مختصر ذکر آخر پر کیا جائے گا۔

اس اشتہار میں مزید فرمایا:

اب ہمیں خداتعالیٰ کے مقدس اور پاک کلام قرآن شریف سے اس بات کی ہدایت ہوئی کہ وہ الہامی زبان اور ام الالسنہ جس کے لئے پارسیوں نے اپنی جگہ اور عبرانی والوں نے اپنی جگہ اور آریہ قوم نے اپنی جگہ دعوے کئے کہ انہی کی وہ زبان ہے۔وہ عربی مبین ہے اور دوسرے تمام دعویدار غلطی پر اور خطا پر ہیں۔

نیز فرمایا:

ہم نے اس رائے کو سرسری طور پر ظاہر نہیں کیا بلکہ اپنی جگہ پر پوری تحقیقات کر لی ہے اور ہزارہا الفاظ سنسکرت وغیرہ کا مقابلہ کر کے اور ہر ایک لغت کے ماہرین کی کتابوں کو سن کر اور خوب عمیق نظر ڈال کر اس نتیجہ تک پہنچے ہیں کہ زبان عربی کے سامنے سنسکرت وغیرہ زبانوں میں کچھ بھی خوبی نہیں پائی جاتی۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد9 ص320)

تحقیقات کی کیفیت اور جامعیت کے ضمن میں حضور نے فرمایا:

جس طرز سے ہم نے اس بحث کا فیصلہ کیا ہے۔اس میں کچھ ضروری نہ تھا کہ ہم سنسکرت وغیرہ زبانوں کے املاء انشاء سے بخوبی واقف ہوجائیں۔ ہمیں صرف سنسکرت وغیرہ کے مفردات کی ضرورت تھی۔سو ہم نے کافی ذخیرہ مفردات کا جمع کرلیا اور پنڈتوں اور یورپ کے زبانوں کے ماہروں کی ایک جماعت سے ان مفردات کے ان معنوں کی بھی جہاں تک ممکن تھا۔تنقیح کر لی اور انگریز محققوں کی

کتابوں کو بھی بخوبی غور سے سن لیا اور ان باتوں کو مباحثات میں ڈال کر بخوبی صاف کرلیا اور پھر سنسکرت وغیرہ زبانوں سے مکرر شہادت لے لی جس سے یقین ہوگیا کہ درحقیقت ویدک سنسکرت وغیرہ زبانیں ان خوبیوں سے عاری اور بے بہرہ ہیں جو عربی زبان میں ثابت ہوئیں۔

(منن الرحمٰن ۔روحانی خزائن جلد 9 ص 321)

اس اشتہار میں حضور نے عربی زبان کی فضیلت اور کمال اور فوق الالسنہ ہونے کے 5 دلائل بیان فرمائے اور ساتھ 5000 روپے کا انعامی اشتہار شائع فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ کمالات سنسکرت یا کسی اور زبان میں ثابت کرے تو اسے یہ انعامی رقم فی الفور ادا کردی جائے گی۔

تحقیقاتی ٹیم کے ارکان

حضور کے ساتھ کام کرنے والی تحقیقاتی ٹیم کے کام کی کیفیت پر اظہار تشکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

اور ہم اس جگہ اپنے ان دوستوں کا شکر ادا کرنے سے رہ نہیں سکتے جنہوں نے ہمارے اس کام میں زبانوں کا اشتراک ثابت کرنے کے لئے مدد دی ہے ہم نہایت خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے مخلص دوستوں نے اشتراک السنہ ثابت کرنے کے لئے وہ جاں فشانی کی ہے جو یقیناً اس وقت تک اس صفحہ دنیا میں یادگار رہے گی۔ جب تک کہ یہ دنیا آباد رہے ان مردان خدا نے بڑی بہادری سے اپنے عزیز وقتوں کو ہمیں دیا ہے اور دن رات بڑی محنت اور عرق ریزی اٹھا کر اس عظیم الشان کام کو انجام دے دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ان کو جناب الٰہی میں بڑا ہی ثواب ہوگا کیونکہ وہ ایک ایسے جنگ میں شریک ہوئے جس میں عنقریب (-) کی طرف سے فتح کے نقارے بجیں گے۔ پس ہر ایک ان میں سے الٰہی تمغہ پانے کا مستحق ہے۔ میں اس کیفیت کو بیان نہیں کرسکتا کہ وہ کیوں کر ہر یک جلسہ میں اشتراک نکالنے کے لئے اندر ہی اندر صدہا کوس نکل جاتے تھے اور پھر کیوں کر کامیابی کے ساتھ واپس آکر کسی لفظ مشترک کا تحفہ پیش کرتے تھے یہاں تک کہ اسی طرح دنیا کی زبانیں ہمارے پاس جمع ہوگئیں میں کبھی اس کو فراموش نہیں کروں گا کہ اس عظیم الشان کام میں ہمارے مخلص دوستوں نے وہ مدد دی جو میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ سے میں اس کا اندازہ بیان کرسکوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ یہ ان کی محنتیں قبول فرماوے اور ان کو اپنے لئے قبول کرلیوے اور گندی زیست سے ہمیشہ دور اور محفوظ رکھے اور اپنا انس اور شوق بخشے اور ان کے ساتھ ہو۔ آمین

ان مخلصین میں یہ بزرگ بھی شامل تھے۔

(1) حضرت حکیم مولوی نوردین صاحب بھیروی

(2) حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

(3) حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی

(4) حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کوٹلہ مالیر

(5) حضرت میاں محمد خاں صاحب کپورتھلہ ریاست

(6) حضرت منشی غلام محمد صاحب سیالکوٹی

فرمایا:

اور خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس کی کوششیں اس کام میں زیادہ ہیں اور وہ کسی مخلص کی محنت کو ضائع نہیں کرے گا۔ مگر جہاں تک ہمارا علم اور رویت ہمیں جتلاتا ہے وہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ کوشش اخویم حکیم مولوی نوردین صاحب اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی ہے۔ جو تمام تعلقات چھوڑ کر کئی مہینوں سے اس کام کے لئے میرے پاس موجود ہیں اور حضرت مولوی نوردین صاحب نے نہ صرف اتنی مدد دی۔ بلکہ اس کام کے لئے عمدہ عمدہ کتابیں انگریزی اپنی قیمت سے خرید کر منگوا دیں اور اسی مطلب کے لئے قیمتی کتابوں کا ذخیرہ اکٹھا کیا۔

(منن الرحمٰن ۔روحانی خزائن جلد 9 ص 144,143)

ان خوش نصیب رفقاء کے کام پر حضور نے جس طرح خوشنودی اور جذبات تشکر و امتنان کا اظہار فرمایا اور انہیں انمول مستجاب دعاؤں سے نوازا اور انہیں بہادر مردان خدا اور ان کی خدمت کو عظیم الشان کام اور بڑے ہی ثواب کی خوشخبری اور ان میں سے ہر ایک کو الٰہی تمغہ پانے کا مستحق قرار دیا۔ یہ تحریر ظاہر کرتی ہے کہ مامورین اور برگزیدگان الٰہی میں احسان مندی اور قدر دانی کے جذبات کی کیسی فراوانی ہوتی ہے اور وہ جذبات کس تلاطم سے اُمڈے پڑتے ہیں۔ اس تحریر کا یہ فقرہ میں جانتا ہوں کہ ان کو جناب الٰہی میں بڑا ہی ثواب ہوگا۔ کیونکہ وہ ایک ایسے جنگ میں شریک ہوئے جس میں عنقریب دین حق کی طرف سے فتح کے نقارے بجیں گے۔ خصوصی غور کا متقاضی ہے کیونکہ اس میں معانی کا ایک جہان پنہاں ہے۔

الف۔ عربی زبان کو ام الالسنہ اور زبانوں کا باہم اشتراک ثابت کرنے کے کام کو آپ نے (روحانی) جنگ کا نام دیا ہے۔

ب۔ اس حقیقت کے جلد ظہور پذیر ہونے کی پیش خبری ہے۔

ج۔ جس سے دین حق فتح یاب ہوگا اور اس کا بہت زور سے چرچا ہوگا۔

د۔ دیگر زبانوں سنسکرت، ڈچ، عبرانی وغیرہ کے زبانوں کا ماخذ ہونے کے باطل دعاوی ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

’’ہر ایک عاشق صادق اپنے معشوق کی زبان کو سیکھ لینے کا شوق رکھتا ہے‘‘۔

نیز فرمایا:

دیکھنا چاہئے کہ بہت سے انگریز پادری ایسے ہیں جنہوں نے مخالفت کے جوش سے پچاس پچاس برس کے ہوکر عربی زبان کو سیکھا ہے اور قرآن کے معانی پر اطلاع پائی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 360)

کتاب کی غرض و غایت

حضور نے اس ضمن میں فرمایا:

میں نے اسی غرض سے اس کتاب کو لکھا ہے کہ تا اول بعونہ تعالیٰ تمام زبانوں کا اشتراک ثابت کروں اور پھر بعد ازاں زبان عربی کے ام الالسنہ اور اصل الہامی ہونے کے دلائل سناؤں اور پھر عربی کی اس خصوصیت کے بناء پر کہ کامل اور خالص اور الہامی زبان صرف وہی ہے اس آخری نتیجہ کا قطعی اور یقینی ثبوت دوں کہ الٰہی کتابوں میں سے اعلیٰ اور ارفع اور اتم اور اکمل اور خاتم الکتب صرف قرآن کریم ہی ہے اور وہی ام الکتب ہے جیسا کہ عربی ام الالسنہ ہے اور اس سلسلہ تحقیقات میں ہمارے ذمہ تین مرحلوں کا طے کرنا ضروری ہوگا۔

پہلا مرحلہ: زبانوں کا اشتراک ثابت کرنا۔

دوسرا مرحلہ: عربی کا ام الالسنہ ہونا بپایہ ثبوت پہنچانا

تیسرا مرحلہ: عربی کا بوجہ کمالات فوق العادت کے الہامی ثابت کرنا۔

مگر چونکہ ہمارے مخالف خوب جانتے ہیں کہ اس تحقیقات سے اگر عربی کے حق میں ڈگری ہوگئی تو صرف یہی ماننا نہیں پڑے گا کہ قرآن منجانب اللہ ہے۔ بلکہ یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ کتاب جو اصل اور کامل اور الہامی زبان میں نازل ہوئی ہے وہ صرف قرآن ہی ہے اور دوسری سب زبانیں اس کی طفیلی ہیں اس لئے ضرور ہے کہ اس سچائی کے کھلنے سے ان تمام قوموں میں بہت ہی سیاپا ہو خاص کر قوم آریہ میں جن کے زعم باطل میں یہ ہے کہ انہیں کی زبان سنسکرت پرمیشر کی بولی ہے اور وہی نہایت کامل اور ام الالسنہ ہے۔

(منن الرحمٰن ۔روحانی خزائن جلد 9۔ص 130)

حضور نے فرمایا کہ:

اس تحقیقات سے اگر عربی کے حق میں ڈگری ہوگئی۔ اس لئے ضرور ہے کہ اس سچائی کے کھلنے سے ان تمام قوموں میں بہت ہی سیاپا ہو خاص کر آریہ قوم جن کے زعم باطل میں ہے کہ زبان سنسکرت پرمیشر کی بولی ہے۔

نیز حضور نے اپنی کتاب انجام آتھم میں فرمایا:

ہم اس میدان میں فتح حاصل کرکے فارغ ہو چکے ہیں۔ جو ہماری کتاب منن الرحمٰن کے ذریعہ وقوع پذیر ہوچکی ہے۔ عنقریب یہ کتاب دیار و امصار میں اشاعت پذیر ہوجائے گی پس اس روز منکروں کے منہ سیاہ ہوجائیں گے۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 ص 251)

درحقیقت حضرت مسیح موعود نے جامع مانع ثبوت پیش فرما دیئے اور واقعۃً ڈگری ہوگئی مگر اس پر مستزاد یہ کہ اس ڈگری کا اجراء بھی عمل میں آگیا۔ جبکہ آپ کے ایک قدیمی رفیق حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے خلف الرشید حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے حضور کی کتاب میں بیان فرمودہ حقائق و معارف سے راہنمائی حاصل کرکے دنیا کی بڑی بڑی 50 زبانوں کو عربی کی بدلی ہوئی شکلیں ثابت کیا اور ان کی پوری ڈکشنریوں کو (تقریباً ایک لاکھ پندرہ ہزار الفاظ) واپس عربی مادوں تک پہنچایا جن میں سنسکرت بھی شامل ہے۔ حضور کی تحقیق اور دعویٰ کو سچ اور روز روشن کی طرح واضح کردکھایا ہے۔ اور Sanskrit Traced to Arabic کے نام سے باقاعدہ کتاب شائع کی ہے اور فلالوجی (Philology) میں ایسا بلند مقام حاصل کیا ہے کہ بڑے بڑے مستند اور اس علم میں اتھارٹی سمجھے جانے والے یورپین سکالرز کی حیثیت ان کے مقابل پر طفل مکتب سے بھی کم ہوگئی۔

کتاب منن الرحمٰن کے بعض دیگر حقائق و معارف

حضرت شیخ صاحب کے مزید تعارف اور ریسرچ کا ذکر کرنے سے پیشتر کتاب منن الرحمٰن کے بعض اور حقائق و کوائف درج ذیل ہیں۔ جو ظاہر کرتے ہیں کہ حضور نے کس طرح زبانوں کے بدلنے کے اسباب اور ان کی ماہیت اور ان کو واپس عربی مادوں تک لوٹانے کے راہنما اصول بیان فرمائے ہیں۔

(الف) اختلاف السنہ کے اسباب

فرمایا: اختلاف السنہ کے لئے صرف باہمی بعد زمان یا مکان سبب نہیں بلکہ اس کا ایک قوی سبب یہ بھی ہے کہ خط استوا کے قرب یا بعد اور ستاروں کی ایک خاص وضع کی تاثیر اور دوسرے نامعلوم اسباب سے ہر ایک قسم کی زمین اپنے باشندوں کی فطرت کو ایک خاص حلق اور لہجہ اور صورت تلفظ کی طرف میلان دیتی ہے اور وہی محرک رفتہ رفتہ ایک خاص وضع کلام کی طرف لے آتا ہے۔

(منن الرحمٰن ۔روحانی خزائن جلد 9 ص 134)

(ب) زبانوں کا اختلاف الٰہی مشیت کے مطابق

دوسری زبانیں بھی انسانوں نے عمداً نہیں بنائیں۔ بلکہ وہ تمام اسی پاک زبان سے بحکم رب قدیر نکل کر بگڑ گئی ہیں اور اسی کی ذریات ہیں۔

(منن الرحمٰن ۔روحانی خزائن جلد 9 ص 129)

مؤثرات نے جس قدر اختلاف کو چاہا اسی قدر ہوا۔ یہ اختلاف یونہی بے قاعدہ نہ تھا۔ بلکہ ایک طبعی قاعدہ کے نیچے تھا۔ سو جس قدر قاعدہ نے تقاضا کیا اسی قدر اختلاف بھی ہوا۔

(منن الرحمٰن ۔روحانی خزائن جلد 9 ص 135)

(ج) بولیوں اور رنگوں میں اختلاف کا نشان

یعنی خدا تعالیٰ کی ہستی اور توحید کے نشانوں میں سے زمین آسمان کا پیدا کرنا اور بولیوں اور رنگوں کا اختلاف ہے۔ درحقیقت خداشناسی کے لئے یہ بڑے نشان ہیں۔ مگر ان کے لئے جو اہل علم ہیں۔

(منن الرحمٰن ۔روحانی خزائن جلد 9 ص 163)

انسان پیدا کیا اور اس کو بولنا سکھایا۔ پھر ایک

زبان سے کئی زبانیں شہروں میں کردیں۔ جیسا کہ ایک رنگ سے کئی رنگ انواع اقسام کے بنا دیئے اور عربی کو ہر ایک زبان کی ماں ٹھہرایا۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد 9 ص145)

حضور نے اس آیت کریمہ سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک آدم علیہ السلام (جن کا ایک ہی رنگ تھا) سے مختلف آب و ہوا اور مختلف علاقہ جات کے زیر اثر بنی نوع انسان کے مختلف رنگ بنا دیئے ہیں۔اسی طرح ایک زبان عربی سے آب وہوا اور علاقہ جات کے اختلاف اور دیگر مؤثرات کے زیر اثر مختلف زبانیں بنا دیں۔گویا ایک مسلمہ حقیقت بیان کر کے دوسری حقیقت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔

حضور کا حقیقت افروز بیان جو اوپر شق (الف) میں درج کیا گیا ہے۔یعنی

ہر ایک قسم کی زمین اپنے باشندوں کی فطرت کو ایک خاص حلق اور لہجہ اور صورت تلفظ کی طرف میلان دیتی ہے۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد 9 ص134)

یہی زبانوں کے تغیرات کی کلید ہے۔یعنی حلق کے اندر آواز پیدا کرنے والے اعضاء کا سخت ہو جانا یا نرم ہو جانا اور نتیجتاً دقت یا سہولت تلفظ عمل میں آنا۔ وغیرہ۔

(د) ہم نے ثابت کر دیا ہے......صرف عربی ہی ام الالسنہ ہے......اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ باقی تمام زبانیں عربی کا ایک ممسوخ شدہ خاکہ ہیں۔جس قدر یہ مبارک زبان ان زبانوں میں اپنی ہیئت پر قائم رہی ہے۔وہ حصہ تو لعل کی طرح چمکتا ہے اور جس قدر کوئی زبان بگڑ گئی ہے۔اسی قدر اس کی نزاکت اور دلکش صورت میں فرق آگیا ہے۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد 9 ص132)

(ر) جلسہ مذاہب عالم لاہور منعقدہ 1896ء میں لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی جو دین حق کے بول بالا ہونے کی تقریب تھی۔اس کتاب میں فرمایا:

ہم منن الرحمٰن میں ثابت کر چکے ہیں کہ عربی کے الفاظ وہ الفاظ ہیں جو خدا کے منہ سے نکلے ہیں اور دنیا میں فقط یہی ایک زبان ہے جو خدائے قدوس کی زبان اور قدیم اور تمام علوم کا سرچشمہ اور تمام زبانوں کی ماں اور خدا کی وحی کا پہلا اور آخری تخت گاہ ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد 10 ص403)

اختصار کے مدنظر منن الرحمٰن کے صرف 3 حوالہ جات مزید پیش کئے جاتے ہیں۔

(س) ان کو صرف عربی کے ذریعہ سے بولنا حاصل ہوا ہے اور ان کے پاس بجز اس زبان کے ایک لفظ بھی نہیں۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد 9 ص210)

کتنی زبردست تحدی ہے کہ کسی زبان میں کوئی ایک لفظ بھی غیر عربی نہیں۔

(ص) پھر فرمایا: سنسکرت وغیرہ دنیا کی کل زبانیں تغیرات بعیدہ سے نکلی ہیں تاہم کامل غور کرنے اور قواعد پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ان زبانوں کے کلمات اور الفاظ مفردہ عربی سے ہی بدلا کر طرح طرح کے قالبوں میں لائے گئے ہیں۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد 9 ص137)

(ض) اور جب کوئی ایک لفظ اس کے اصل تلاش کرتے کرتے محنت اور کوشش کے ساتھ انتہائی درجہ تک پہنچایا جاوے پس تو دیکھے گا کہ وہ عربی مسخ شدہ ہے۔گویا کہ وہ ایک بکری ہے جس کی کھال اتاری گئی ہے اور تو ہر ایک اس کے ٹکڑے کو عربی کے ٹکڑوں میں سے پائے گا۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد 9 ص231)

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب فرماتے ہیں۔

یہ ایک ایسا عالمگیر اصول ہے جو ایک محقق کے لئے ہر زمانے میں مشعل ہدایت رہے گا اور اس کے سمند تحقیق کی رفتار کو تیز تر کرتا رہے گا۔

تعارف حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب

حضرت شیخ صاحب موصوف کی شخصیت کا تعارف اور ان کی تحقیق ام الالسنہ کا اختصاراً ذکر درج ذیل ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (قبل از خلافت 1972ء) ان کے متعلق تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’اردو اور فارسی کے متبحر عالم، عربی، انگریزی اور کثیر تعداد میں دوسری زبانوں کے مادوں کا وسیع اور گہرا علم رکھنے والے ایک ماہر فن باریک بین وکیل ایک بلند پایہ شاعر و نثر نگار......ایک قابل وکیل کی حیثیت سے اور اس وجہ سے کہ امارت شہر و ضلع لائلپور کے علاوہ بھی متفرق جماعتی ذمہ داریاں آپ کے کندھوں پر عائد ہیں۔آپ کی زندگی نہایت ہی مصروف الاوقات ہے۔تقریباً تیئیس سال سے آپ نے ایک ایسے ٹھوس وسیع و عمیق علمی کام کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے کہ جس کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے فی الحقیقت مختلف علماء کی ایک پوری جماعت درکار تھی۔ماہرین السنہ صدیوں کی علمی کاوشوں کے بعد بھی جس حقیقت کو نہ پا سکے تھے۔حضرت اقدس مسیح موعود نے الہام الٰہی کی روشنی میں اسے پایا اور اس علم کے میدان میں یہ انقلابی اعلان فرمایا کہ دنیا کی ہر زبان کا منبع عربی زبان ہے۔جو کہ الہامی ہے اور کوئی ایک لفظ بھی کسی زبان میں ایسا نہیں جو ابتداءً عربی سے ماخوذ نہ ہو۔محترم شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ تن تنہا اس عظیم الشان کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔چنانچہ تیئیس (کل 44 ناقل) سال کی مسلسل انتھک محنت اور راتوں کو دیئے جلانے کے بعد آپ آج تک دنیا کی اکثر معروف زبانوں کے مادوں کو عربی زبان سے ماخوذ ہونا ثابت فرما چکے ہیں اور اس موضوع پر مختلف زبانوں کی بڑی بڑی لغات کو باقاعدہ اصولوں کے تحت حل فرما چکے ہیں۔ایک مصروف الاوقات شخص کا تن تنہا یہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دینا ایک غیر معمولی امر ہے۔ (مضامین مظہر 1972ء ص5،4)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے حضرت شیخ صاحب کی وفات 28 مئی 1993ء کے موقعہ پر فرمایا:

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سلسلہ کے بہت چوٹی کے بزرگ تھے۔بہت متبحر عالم تھے۔مجھے ان سے ذاتی گہری محبت تھی۔وہ وقف جدید کے صدر تھے اور میں ان کا ماتحت تھا۔ان میں رفقاء کا سا رنگ تھا۔اگر تابعین نے بھی رفقاء کا سا رنگ اختیار کیا ہے تو حضرت شیخ صاحب اس کی بہترین مثال تھے۔

میں نے ایک نظم میں ایک شعر خاص طور پر ان کو ذہن میں رکھ کر کہا۔وہ شعر یہ تھا۔

یہ شجر خزاں رسیدہ ہے مجھے عزیز یا رب
یہ اک اور فصل تازہ کی بہار تک تو پہنچے

(روزنامہ الفضل ربوہ 12 جون 1993ء)

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ (شیخ محمد احمد مظہر نمبر) اپریل 1995ء ص8)

حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں:۔

(1) میرا نام حضرت مسیح موعود نے اپنے قلم سے لکھ کر بھیجا تھا۔

محبی اخویم منشی ظفر احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔لڑکا نوزاد مبارک ہو۔اس کا نام محمد احمد رکھ دیں۔خدا تعالیٰ باعمر کرے۔

(97 سال عمر پائی)

اس میں لطف کی بات یہ ہے کہ حضور نے کسی اور دوست سے اطلاع پا کر از خود یہ پوسٹ کارڈ ارسال فرمایا تھا۔

(2) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1974ء میں قومی اسمبلی میں پیش ہونے والے نمائندہ وفد میں آپ کو شامل فرمایا۔

(3) انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر، کیمبرج، انگلستان سے آپ کو ’’انٹرنیشنل مین آف دی ایئر 93-1992ء‘‘ کا ایوارڈ ملا۔

بقیہ از صفحہ 6 ذکر خیر

خیالوں کی دنیا میں مست ہیں۔ماحول سے بے نیاز ہیں۔جونہی کوئی واقف کار مل جاتا۔آنکھ اٹھا کر دیکھتے پہچان لینے کے بعد گفتگو شروع کر دیتے چوراہے پر ہی کھڑے ہو جاتے سننے والا بھی ان کی گفتگو کو دلچسپی سے سنتا۔قضاء میں بھی کام کیا۔میرے اور آغا سیف اللہ صاحب سے کچھ ایسی بے تکلفی تھی کہ دیکھتے ہی ان کی رگ ظرافت پھڑک اٹھتی اور فوراً ہی کوئی جملہ دے مارتے۔جواب سننے کیلئے تیار ہوتے تھے۔یونہی کوئی بات کہہ دی یا ترکی بہ ترکی جواب ملا۔مذاق کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے اور مذاق برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔علمی میدان میں حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء کے حالات مدون کرنے میں بہت محنت کی اور ایک لازوال مجموعہ اپنی یاد چھوڑ گئے۔دیگر علمی کاموں میں بھی وہ سخت جان واقع ہوئے تھے۔لمبے عرصے سے شوگر کے موذی مرض میں مبتلا تھے دیگر عوارض بھی آتے رہے مگر کبھی پریشان نہ ہوئے حال مست اور چال مست کی تصویر تھے۔بعض جماعتی مقدمات کی سالوں پیروی کی۔تاریخوں پر سندھ جاتے رہے مگر نہ کبھی ہمت ہاری نہ پریشان ہوئے۔

مجلس انصار اللہ مقامی میں اکٹھا کام کرنے کا موقع ملا۔دعوت الی اللہ اور تربیت کے شعبہ میں کام کیا۔مجلس کی لائبریری کو نمائش میں بدل کر رکھ دیا۔اس عرصہ میں مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ان کے دست راست رہے۔وفات سے کچھ عرصہ قبل لندن چلے گئے وہیں وفات پائی اور لندن میں ہی تدفین ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے خطبے میں ان کی خدمات کا ذکر کیا کامیاب واقف زندگی تھے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

مکرم عبدالحکیم جوزاء صاحب مربی سلسلہ

مکرم جوزاء صاحب مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کے کالج کے کلاس فیلو تھے دونوں نے بی ایس سی کیا اور جامعہ میں آگئے۔دونوں نہایت ذہین طالب علم تھے۔مجھ سے دو سال سینئر تھے مکرم جوزاء صاحب ایک مسکین صفت، نہایت سادہ اور درویش آدمی تھے۔سخت مزاج اور تُند خو نہ تھے۔ان میں ایک جاذبیت تھی اور ان سے مل کر خوشی ہوتی تھی۔بات یوں کرتے کہ گویا کچھ سمجھا رہے ہیں۔لیکن ساتھ ہی ساتھ مسکراہٹ جو پُر لطف ہنسی کے زیادہ قریب ہوتی تھی۔ان کے چہرے پر نمایاں ہوتی تھی۔ان کی انگلش بہت اچھی تھی۔اور جہاں تک ہو سکے وہ پڑھائی میں دوسروں کی مدد کے لئے تیار رہتے تھے۔ہمارے دوست محمد عیسیٰ سے ان کی بہت بے تکلفی تھی وہ مذاق سے کہتے تھے کہ میں جوزاء ہوں اور جوزاء صاحب عیسیٰ ہیں۔وہ کبھی کبھی اس طرح ان کو پکارتے بھی تھے۔وہ ابتداء میں چند سال غانا میں رہے اور پھر بعد میں باقی عمر مرکز میں ہی رہے۔ان کو بچوں کو پڑھانے کا شوق بھی تھا اور ڈھب بھی۔مجھے بھی اپنے بیٹے نفیس احمد کیلئے ضرورت ہوئی تو وہ ہمارے کوارٹر میں آ کر اسے پڑھاتے رہے۔جزاہ اللہ تعالیٰ

عجیب بے نیاز شخص تھا بچوں کو پڑھانے کیلئے کبھی ایک محلّہ میں اور کبھی دوسرے محلّہ میں ہاتھ میں سائیکل کا ہینڈل پکڑے ہوئے پیدل کسی سڑک پر چل جاتے۔چند باتیں کر کے اور مسکراہٹ دے کر آگے نکل جاتے۔اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی پر راضی ہو اور ان کے لواحقین کا حامی وناصر رہے۔ع

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

قارئین سے ان تمام مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں

چند ساتھیوں اور بلند شخصیتوں کا ذکر خیر

میں اپنے چند دوستوں کا ذکر کرتا ہوں جو اب ہم میں موجود نہیں ہیں۔ جن میں اول الذکر کے علاوہ باقی سارے واقف زندگی تھے۔

محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب قادیان کے قریب ننگل میں اور میں بھینی بانگر میں رہتا تھا اور ہم تعلیم الاسلام سکول قادیان کے پرائمری حصہ میں پڑھتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد ہم نے ضلع سیالکوٹ اور انہوں نے فیصل آباد میں سکونت اختیار کرلی۔ مگر ہائی کلاسز میں ہم ربوہ اکٹھے ہوگئے۔ ہم کلاس فیلو بھی تھے اور ہماری رہائش بھی ریلوے سٹیشن کے قریب ساتھ ساتھ تھی۔

محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب میرا تعارف ہمیشہ یہ کہہ کر کرواتے تھے کہ ہم دونوں ٹاٹ فیلو ہیں۔ میں میٹرک کے بعد جامعہ میں آ گیا۔ اور وہ ٹیچرز ٹریننگ حاصل کر کے استاد لگ گئے پہلے ضلع فیصل آباد میں اور بعد میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ان کی تقرری ہوئی۔

میرے یہ جگری دوست بہت باوفا تھے اور پُرخلوص تھے اور وہ اپنے دوستوں سے بھی ایسی ہی توقع رکھتے تھے میں بطور مربی ملک سے باہر گیا تو ہائی سکول میں میرے بڑے بیٹے نفیس احمد کا بطور خاص خیال رکھا۔ اور اس کے ٹیچر کو بھی بتادیا کہ یہ میرے دوست کا بیٹا ہے اس کا خیال رکھنا۔

ایک موقع پر مجھے ان کی دوستی کی بطور خاص ضرورت پیش آئی تو وہ بلا دریغ آگے آئے اور جو بھی بن پڑا انہوں نے میرے لئے کیا۔ وہ اپنے ہم جولیوں میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ نہایت دیانتدار اور ہمدرد تھے۔

محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب مربی سلسلہ

محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب مربی سلسلہ ہشاش بشاش طبیعت کے مالک ،خوش رہتے اور خوش رکھتے تھے۔ فٹبال کے کھلاڑی تھے۔ کبڈی، والی بال اور رنگ وغیرہ میں میرے مقابل پر ہوتے تھے مگر ہر کھیل میں وہ مجھ پر بھاری تھے۔ بڑے اچھے تیراک تھے۔

وہ یکم اکتوبر کو اور میں 15/اکتوبر 1955ء کو جامعہ میں داخل ہوئے۔ پھر کم وبیش 9 سال تک جامعہ کی رفاقت رہی وہ بھی سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ اکٹھے پڑھے، اکٹھے کھیلے، اکٹھے گھومے پھرے۔ ہائیکنگ پر بھی اکٹھے گئے۔ والد کے کہنے پر جامعہ آئے تھے دیہاتی مزاج تھا۔ ابتداء میں ہم لوگ گھر سے بہت اداس رہتے تھے۔ پہلے سال تو موسمی چھٹیوں کے قریب آنے پر ہم دنوں کے گھنٹے بنا کر گھر جانے کا انتظار کرتے رہے۔ آہستہ آہستہ ربوہ کے ہی ہوکر رہ گئے۔ اساتذہ بھی عیسیٰ صاحب کو بہت پسند کرتے تھے اور وہ بھی اساتذہ سے بے تکلف ہوجاتے تھے۔ بہت ہی پر مزاح واقع ہوئے تھے محترم محمد عثمان چینی صاحب ہمارے کلاس فیلو تھے ان کے واجب احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان سے بھی مذاق ہوجاتا تھا۔ اور تو اور ہمارے بہت ہی قابل احترام بزرگ استاد صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب بھی ان کے مزاح سے لطف اندوز ہوئے تھے۔ ہر کوئی ان کو اپنا دوست سمجھتا تھا۔

محترم عیسیٰ صاحب کو مشرقی افریقہ کینیا میں اعلائے کلمہ حق کی توفیق ملی۔ اتفاق سے یہ وہی جگہ تھی جہاں کسی وقت ان کے دادا اسٹیشن ماسٹر رہ چکے تھے۔ برادرم محمود احمد صاحب بی ٹی نے مجھ سے ذکر کیا کہ عیسیٰ صاحب نے بڑی محنت سے وہاں کام کیا۔ وہ کئی میل پیدل جا کر ایک جمعہ اگر ایک جماعت میں پڑھاتے تو دوسرا اتنی ہی دور دوسری طرف جا کر پڑھاتے۔

برادرم عیسیٰ صاحب میں ایک خوبی یہ تھی کہ وہ تہجد ضرور پڑھنے کی کوشش کرتے تھے خواہ دو رکعت ہی پڑھیں۔ خلافت ثالثہ میں ان کی تقرری لندن ہوگئی۔ خلافت رابعہ میں وہ کچھ عرصہ غالبًا پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ میں جب دوسری دفعہ سیرالیون سے بذریعہ لندن واپس آیا تو انہوں نے دفتر سے چھٹی لے لی اور دن بھر کی انڈر گراؤنڈ ریل کی ٹکٹ خرید کر مجھے لندن کی سیر کروائی۔ رات میں اسلام آباد میں ان کے ہاں قیام پذیر رہا۔ ربوہ سے وہ سیالکوٹ چوہدری طاہر محمود مربی سلسلہ جو ان کے برادر نسبتی تھے کے پاس گئے وہیں رات کو ان پر بیماری کا حملہ ہوا۔ ان کے دماغ میں ٹیومر تشخیص ہوا۔ واپس لندن چلے گئے وہاں آپریشن ہوا جانبر نہ ہوسکے اور بہت جلد ہم سب کو اداس کر کے اپنے رب کے حضور پیش ہوگئے۔ موصی تھے ان کی وصیت کے مطابق مقبرہ موصیان لندن ہی میں تدفین ہوئی۔

مکرم محمد شفیق قیصر صاحب

مکرم محمد شفیق قیصر صاحب قادیان میں میرے کلاس فیلو تھے۔ ان کے والد منشی محمد صادق صاحب کے میرے والد صاحب سے تعلقات تھے۔ تقسیم ملک کے بعد ہائی کلاسز میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ہم پھر اکٹھے ہوگئے۔ دہم B کے وہ مانیٹر تھے مگر چند ماہ بعد بوجوہ ان کا دل اچاٹ ہوگیا سکول چھوڑ دیا مجھے مانیٹر بنادیا گیا۔ مکرم شفیق صاحب ذہین طالب علم تھے اگلے سال میٹرک کرلیا۔ جامعہ میں ہماری کلاس کا ایک سال ضائع ہوگیا تو پھر جامعہ میں ہمارے ساتھ آ ملے۔ اکٹھے ہی شاہد کیا وہ علمی مزاج کے آدمی تھے اور ایسے ہی لوگوں سے ان کی راہ رسم تھی مکرم پرویز پروازی صاحب اور ملک لطف الرحمٰن محمود صاحب کے ساتھ ان کی دوستی تھی، مولانا مصلح الدین راجیکی کے بھی قریب تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے ہم عمر صاحبزادگان کے ساتھ بھی خوب تعلقات تھے۔ کھیلوں سے ان کو کوئی سروکار نہ تھا۔ کتابوں کی تلاش میں ہر جگہ پہنچ جاتے تھے۔ کتاب کو الٹ پلٹ کر ایک طائرانہ نظر سے مطلب کی چیز نکال لیتے تھے۔ برادرم محمد عیسیٰ صاحب انہیں کتابوں کا سونگھا یعنی کتاب کا مغز نکال لینے والے کہتے تھے۔ ہومیوپیتھی سے بھی دلچسپی تھی۔ وہ سادہ طبیعت تھے۔ لباس میں بھی سادگی تھی۔ کسی پہلو سے نام ونمود کا رنگ نہ تھا۔ ان کی اٹھان میں بڑی تیزی تھی جامعہ سے فارغ ہوتے ہی پریس سے متعلق بہت سی ذمہ داریاں انہوں نے سنبھال لیں اسی سلسلہ میں انہوں نے مشرق بعید کا سفر اختیار کیا۔ غریب الوطنی میں ہی ایک حادثہ میں ان کی شہادت ہوگئی۔ اور یہ وفادار، لائق، واقف زندگی جوانی میں ہی اسی تیزی کے ساتھ اپنے رب کو جاملا۔ اس حادثہ کو جماعت میں بہت محسوس کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس شہادت کو قبول فرمائے۔

مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب

نہایت قدآور، خوبصورت اور وجیہہ شخصیت کے مالک مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب یاد آتے ہیں۔ ان کی شخصیت میں ایک جاذبیت تھی وہ اعلیٰ خاندان کے فرد تھے اور خود بھی نمایاں تھے۔ جامعہ میں وہ ایک کلاس جونیئر تھے۔ وہ بہت سوشل اور ملنسار قسم کے آدمی تھے وہ بے پناہ خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ بہادر اور نڈر تھے۔ فیاض اور مہمان نواز اور دریا دل تھے تابع فرمان اور اطاعت گزار تھے۔ خاندانی وقار تھا مگر تکبر کی بجائے عاجزی تھی۔ عسر ویسر میں اپنی وضعداری قائم رکھتے تھے۔ دوستوں کے دوست تھے۔ شکار اور مہم جوئی کا شوق تھا۔ خطرات میں بلا دریغ داخل ہوجاتے تھے۔ ان میں یہ عمدہ خوبی تھی کہ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کے قریب رہتے تھے اور ان کے لئے فکرمند رہتے تھے اور ان کی مدد کرنے سے ان کو خوشی ہوتی تھی۔ وہ نام ونمود سے بہت دور تھے۔ انصاراللہ مقامی میں ان کے ساتھ اکٹھے کام کرنے کا موقع ملا۔ میں نے ان کو بہت ہی باوقار اور عظیم پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

مکرم مولوی عبدالوہاب احمد صاحب

مکرم مولوی عبدالوہاب احمد صاحب کے والد بچپن میں فوت ہوگئے تھے۔ یہ لوگ غالبًا گوئی کشمیر سے تعلق رکھتے تھے ان کے دادا ایک عالم شخص تھے۔ ان کی والدہ نے بڑی جانفشانی اور محنت سے اپنے دونوں بچوں کو پالا۔ مکرم مولوی عبدالوہاب احمد صاحب کو میٹرک کے بعد جامعہ میں بھجوادیا۔ مکرم مولوی عبدالوہاب احمد صاحب مجھ سے تین سال جونیئر تھے لیکن ہم میں جامعہ کے ماحول کے نتیجہ میں کافی بے تکلفی تھی۔ مکرم مولوی عبدالوہاب احمد صاحب جوشیلے قسم کے داعی الیٰ اللہ تھے۔ ان کی نئی تصویر اس وقت میرے سامنے آئی کہ جب جامعہ احمدیہ جونیئر میں بیٹھے انہوں نے میدان عمل میں گزرے ہوئے حالات کا مجھ سے ذکر کیا اس سے ان کے اللہ تعالیٰ سے تعلق، توکل علیٰ اللہ اور بہادری کی ایک نئی تصویر سامنے آئی۔

مکرم مولوی عبدالوہاب احمد صاحب سادہ مگر قرینہ والی زندگی گزارنے والے تھے۔ ان کی ہر ایک چیز قرینے اور سلیقے سے رکھی ہوتی تھی بہت نفاست پسند تھے۔ بیل بوٹوں اور پھول کیاریوں سے خاص رغبت تھی۔ ان کے گھر کے باہر کی کیاری ان کی نفاست طبع اور لطیف ذوق کی غمازی کرتی تھی۔ وہ اپنے ذاتی معاملات میں بہت رازداری کے قائل تھے۔ ان میں بے پناہ اعتماد تھا۔ وہ بزرگوں سے ملتے رہتے۔ وہ جس سے بھی ملتے اتنے خلوص سے ملتے کہ دوسرے کے دل میں ان کا احترام پیدا ہوجاتا تھا۔ تقریر میں بہت جذباتی ہوجاتے تھے۔ وہ ایک کامیاب زندگی گزار کر ہم سے رخصت ہوگئے۔ اللہ ان کی قبر پر ابر رحمت برساتا رہے۔

مکرم مولوی نصراللہ خاں ناصر صاحب

مکرم مولوی نصر اللہ خاں ناصر صاحب ایک محنتی اور ذہین طالب علم تھے یہ مجھ سے دو سال جونیئر تھے۔ طالب علمی کے زمانہ سے ہی ذیلی تنظیم خدام الاحمدیہ میں دارالبرکات کی زعامت کی ذمہ داری اٹھالی۔ ان کی سوچ میں ایک تنوع تھا۔ دارالبرکات کے مکانوں کی دیواروں پر جابجا جلی حروف سے حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے اقتباسات لکھوا دیتے۔ ان کو اپنے ساتھیوں سے کام لینے کا خاص ملکہ تھا۔ ہر جگہ اپنے ساتھ ایک ٹیم بنا لیتے۔ انہوں نے مختلف جگہوں خاص طور پر سیالکوٹ اور جھنگ میں بطور مربی کام کیا۔ جہاں بھی وہ مربی رہے احباب جماعت میں وہ مقبول رہے۔ اور ربوہ آکر بار بار ملتے رہے۔

ان کی گفتگو مدلل ہوتی تھی اور اس میں ایک ٹھہراؤ ہوتا تھا۔ وہ خدمت خلق کیلئے بھی کوشاں رہتے تھے۔ وہ لباس کی وضعداری کا بھی خیال رکھتے تھے۔ جب عمومی طور پر مربیان شیروانی وغیرہ پہننا چھوڑ چکے تھے تو بھی وہ اس سنجیدہ اور باوقار لباس کو اپنائے رہے۔ دفتر سے واپسی پر جب کبھی دیکھا خراماں خراماں چلے جارہے ہیں۔ بغل میں کچھ کتابیں ہیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اپنے

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سلور جوبلی

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول)

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول کو خدا کے فضل سے امسال 25 سال (1989-2014ء) پورے ہونے پر سلور جوبلی منانے کی توفیق مل رہی ہے۔ ادارہ کی اپنے پرانے اساتذہ اور طلبہ و طالبات سے گزارش ہے کہ وہ نصرت جہاں اکیڈمی میں تعلیم کے دوران ٹیچرز اور دوستوں کے حوالہ سے قیمتی اور ناقابل فراموش یادیں، تصویریں اور یادداشتیں درج ذیل ای میل ایڈریس پر جلد ارسال کردیں۔

Email:nigarishnja@gmail.com

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

طالبات گورنمنٹ جامعہ کالج متوجہ ہوں

F.A/F.Sc اور B.A/B.Sc کی وہ طالبات جنہوں نے گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین سے سالانہ امتحان سیشن 13-2011 اور 2010-2012 میں پاس کیا ہے۔ اپنی لائبریری سیکیورٹی کی واپسی کے لئے مورخہ 7 مئی 2014ء تک درخواستیں جمع کرا سکتی ہے۔

(انچارج لائبریری سیکیورٹی جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

ولادت

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم طاہر محمود احمد بٹ صاحب آف امریکہ کو مورخہ 14۔اپریل 2014ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام رامین تجویز ہوا ہے جو مکرم ڈاکٹر بشارت احمد بٹ صاحب لاہور کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

اینگرو پاور جین کو اپنے قادر پور پلانٹ پر 2 سالہ اپرنٹس شپ ٹریننگ کے لیے FSC یا DAE (الیکٹریکل، مکینیکل، انسٹرومنٹس) ہولڈر افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے وزٹ کریں:

www.careers.engropowergen.com

اے سی ای پرائیویٹ لمیٹڈ کو ریزیڈنٹ انجینئر، سول انجینئر، الیکٹریکل انجینئر، جیو ٹیکنیکل انجینئر، میٹریل انجینئر / جیولوجسٹ، آفس انجینئر، کوانٹیٹی سرویئر، لینڈ سرویئر، سائٹ انسپکٹر، میٹریل انسپکٹر اور کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے۔

ZXMCO پاکستان پرائیویٹ لمیٹڈ کو پراڈکشن مینیجر (CNC تجربہ کار)، کنٹری مینیجر بزنس ڈویلپمنٹ اور ایگزیکٹو (سیلز) کی ضرورت ہے۔

ہارس سیلیکون اینڈ گلاس پرائیویٹ لمیٹڈ کو سیلز ایگزیکٹو کی آسامی کے لیے گریجوایٹس B.A (ترجیحاً MBA) سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ فریش کینڈیڈیٹس کو ترجیح دی جائے گی۔

K&N's کو اپنے چکن سٹور کے لیے سرگودھا اور منڈی بہاؤالدین میں محنتی اور ذمہ دار سیلز سٹاف کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم انٹرمیڈیٹ، کمپیوٹر سے واقفیت ضروری اور امیدوار کی عمر 20 سے 27 سال کے درمیان ہونی چاہیے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 27 اپریل 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ نصیر آباد غالب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے شوہر مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ولد مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب آف گھٹیالیاں حال نصیر آباد غالب مختصر علالت کے بعد مورخہ 18/اپریل 2014ء کو بعمر 54 سال وفات پاگئے۔ مرحوم مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب آف گھٹیالیاں کے پوتے تھے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 19/اپریل کو بیت غالب میں بعد نماز عصر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی موصوف نے ہی کروائی۔ مرحوم بہت سی نمایاں خوبیوں کے مالک تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز، غریب پرور، خوش اخلاق، خوف خدا رکھنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد عرصہ دس سال سے حفاظت مرکز میں خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ محلہ میں بطور نائب زعیم مال اور تجنید خدمت کی توفیق پا رہے تھے اور اپنے فرائض نہایت ذمہ داری اور تندہی سے ادا کرتے تھے۔ صدر صاحب محلہ کسی بھی تحریک میں شمولیت کا کہتے تو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ مرحوم نے اہلیہ، دو بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم نے بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کی۔ دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ خاکسار ان تمام احباب کی تہہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے خود آکر یا بذریعہ فون اظہار تعزیت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے شوہر کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں زاد بھائی مکرم بشارت احمد چٹھہ صاحب ولد مکرم شیر محمد صاحب چٹھہ آف مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ 8 مارچ 2014ء کو بقضائے الٰہی ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ اسی دن مدرسہ چٹھہ میں مکرم اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ مرحوم امریکہ میں مقیم تھے اور اپنے بیٹے کی شادی میں شرکت کے لئے پاکستان آئے ہوئے تھے۔ آجکل فضل عمر ہسپتال میں ڈائلیسز کرا رہے تھے۔ اس دن بھی ربوہ جانے کی تیاری کے دوران ہارٹ اٹیک ہو گیا اور خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم نے سوگواران میں بیوہ اور دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سب بچے امریکہ میں مقیم ہیں ایک بیٹا تو پاکستان میں ہی تھا دوسرا بیٹا اور ایک بیٹی امریکہ سے آگئے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

ملیریا سے بچاؤ

آجکل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہیے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھردانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت لیب ٹیکنیشن

ادارہ نور العین بلڈ بینک میں ایک عدد تجربہ کار لیب ٹیکنیشن / اسسٹنٹ کی ضرورت ہے جو احباب خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی تصدیق سے ادارہ نور العین میں بھجوا دیں، اپنی درخواست کے ہمراہ ایک عدد فوٹو گراف، دو عدد شناختی کارڈ کی کاپیاں، اسناد کی نقول اور تجربہ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لگائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نابینا افراد کیلئے مفید کام

احمدی نابینا افراد سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور پر عمل کریں۔

پانچ وقت باجماعت نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں یا تلاوت سننے کا اہتمام کریں۔

اگر مجلس نابینا ربوہ کے رکن نہیں ہیں تو پہلی فرصت میں رابطہ فرمائیں۔

دینی اور جماعتی کتب بریل سسٹم میں دستیاب ہیں ان سے استفادہ فرمائیں۔

متعدد کتب آڈیو کیسٹس میں بھی دستیاب ہیں۔

مجلس نابینا کے دفتر میں ان کے سننے کا انتظام موجود ہے۔

معاشرے کا مفید وجود بننے کیلئے کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں۔

اپنی معذوری کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں، بینا افراد کی طرح آپ بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

جب بھی گھر سے باہر جائیں سفید چھڑی اپنے ساتھ رکھیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

☆..........☆..........☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

12 مئی 2014ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور) Live
1:40 am	Roots to Branches
2:10 am	بیوت الذکر کی ترقیات
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014
4:10 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	طلباء کی حضور انور سے ملاقات
7:05 am	Roots to Branches
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء
8:45 am	ریئل ٹاک
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام 30 مارچ 1998ء
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:05 pm	............سائنسدان
4:20 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2008ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
8:40 pm	............سائنسدان
9:00 pm	راہ ھدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

13 مئی 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ھدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2008ء
4:00 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
4:35 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:55 am	الترتیل
6:25 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:30 am	کڈز ٹائم
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2008ء
9:00 am	............سائنسدان
9:20 am	خلافت جوبلی کوئیز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	طلباء کی حضور انور سے ملاقات
1:00 pm	آؤ کہانی سنائیں
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:35 pm	میدان عمل کی کہانی
9:30 pm	گفتگو
10:05 pm	آؤ کہانی سنیں
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	طلباء کی حضور انور سے ملاقات

14 مئی 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	آسٹریلین سروس
2:00 am	جمہوریت سے انتہاء پسندی تک
3:00 am	آؤ کہانی سنیں
3:20 am	گفتگو
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:05 am	نور مصطفویؐ
6:20 am	طلباء کی حضور انور سے ملاقات
7:30 am	میدان عمل کی کہانی
8:00 am	آسٹریلین سروس
8:30 am	گفتگو
9:30 am	آؤ کہانی سنیں
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	الترتیل
11:45 am	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
1:10 pm	ریئل ٹاک
2:10 pm	سوال وجواب
3:30 pm	انڈونیشین سروس
4:30 pm	سواحیلی سروس
5:30 pm	تلاوت قرآن کریم
5:45 pm	الترتیل
6:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2008ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	دینی وفقہی مسائل
8:45 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے

گمشدہ رسید بک

دفتر الفضل کی رسید بک نمبر 177 ہمارے نمائندہ الفضل کراچی سے کہیں گم ہوگئی ہے۔ اس پر رسید نمبر 18 تک استعمال کی گئی ہیں۔ اس رسید بک پر کوئی خریدار الفضل چندہ ادا نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

زرعی رقبہ برائے فروخت

موضع احمد نگر میں سرگودھا روڈ پر واقع پاکستان CNG سے کچھ فاصلہ پر تین ایکڑ زرعی رقبہ برائے فروخت ہے۔

برائے رابطہ نمبر: 0301-8649431

خریداران الفضل بروقت ادائیگی کریں

خریداران الفضل کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اخبار کے پتہ کی چٹ پر میعاد خریداری درج ہے۔ اس کو یاد دہانی تصور کیا جائے اور چندہ کی میعاد ختم ہونے سے قبل ادائیگی کر دیں تاکہ دفتر کو V.P بھجوانے کی نوبت نہ آئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 5 مئی

طلوع فجر	3:49
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:53

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 مئی 2014ء

3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
4:00 am	سوال وجواب
6:30 am	گلشن وقف نو
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	بیت الذکر کریوالی کا افتتاح
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2014ء
4:15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2008ء
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
8:55 pm	راہ ھدیٰ
11:20 pm	بیت الذکر کریوالی کا افتتاح

زوجام عشق مردانہ طاقت کی مشہور دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

Android Developer Required
Skylite Communications Rabwah office is in search of a talented & experienced Android Developer.
Requirements:
- Bachelors or Master degree in Computer Science
- Fresh or 1+ years of mobile Games and Application Development Experience in Android environments
- Should have some Experience on with NDK.
- Must be good in developing architecture of app according to principles of object oriented analysis and design
- Must have strong background, knowledge and proficiency in Java on Android SDK
- Programming Languages: C#, Java, .Net Technologies, PHP, JavaScript, C++, XML, Jason
- Tools : Android SDK, Eclipse J2EE IDE, visual studio, API Knowledge
- Databases : MySQL, Amazon RDS, Daffodil database, Amazon Simple DB (SDB), SQL LITE
- Operating Systems : Android, Windows

For further information contact us at 047-6215742 or send your CVs at Jobs@skylite.com
Address: Skylite Communications, 4/14, 2nd Floor Bank Al-Falah, Gole Bazar, Rabwah, Distt. Chiniot

FR-10

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

شہزاد گارمنٹس
بچوں اور بچیوں کی گرمیوں کے ملبوسات پر سیل جاری ہے۔
نیز بچیوں کے سکول یونیفارم کی خصوصی ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
محمد اشرف 0333-9798525

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

ستار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580